فیضانِ مَدَنی مذاکرہ (قسط: 24)

بچوں کی تربیت کب اور کیسے کی جائے؟

(مع دیگر دلچسپ سوال جواب)

یہ رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی
حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ
کے مدنی مذاکرہ نمبر 12 اور 13 کے مواد سمیت المدینۃ العلمیۃ کے شعبے
"فیضانِ مدنی مذاکرہ" نے نئی ترتیب اور کثیر نئے مواد کے ساتھ تیار کیا ہے۔

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

پہلے اِسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنّتوں بھرے بیانات، عِلم و حکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذَریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دلچسپ اور علم و حکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیۃ کا شعبہ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اضافوں کے ساتھ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرخُلوص دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

مجلسِ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
(شعبہ فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ)
۲۹ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۳۸ھ / 22 اگست 2017ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۳۲ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے
اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابوطَلْحہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ ایک دِن رسولِ کریم، رَءُوْف رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم تشریف لائے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انْور پر خُوشی کے آثار تھے، فرمایا: میرے پاس جبریلِ امین (عَلَیْہِ السَّلَام) آئے اور عرض کی: آپ کا ربّ (عَزَّوَجَلَّ) فرماتا ہے: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! کیا تم اِس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا کوئی اُمَّتی تم پر ایک بار دُرُود بھیجے تو میں اُس پر دَس رَحمتیں نازِل فرماؤں اور آپ کا کوئی اُمَّتی آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے تو میں اُس پر دَس سلام بھیجوں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

1 ...... نسائی، کتاب السھو، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، ص ۲۲۲، حدیث: ۱۲۹۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت

بچوں کی تَرْبِیَت کب اور کیسے کی جائے؟

سُوال: بچوں کی تَرْبِیَت کب اور کیسے کی جائے؟

جواب: بچپن ہی سے اولاد کی تَرْبِیَت پر بھرپور تَوَجُّہ دینی چاہیے۔ بَعْض لوگ یہ کہہ کر ”ابھی بچہ ہے، بڑا ہوگا تو ٹھیک ہو جائے گا“ بچوں کو شرارتوں اور غَلَط عادتوں سے نہیں روکتے، وہ لوگ دَرْ حقیقت بچوں کے مستقبل کو خراب کرتے ہیں اور بڑے ہونے کے بعد بچوں کے بُرے اَخلاق اور گندی عادات پر روتے اور کُڑھتے دِکھائی دیتے ہیں۔ بچپن میں جو اَچھی بُری عادتیں بچوں میں پختہ ہو جاتی ہیں وہ عمر بھر نہیں چھوٹتیں اس لیے والدین پر لازِم ہے کہ وہ بچوں کو بچپن ہی میں اچھی عادتیں سکھائیں اور بُری عادتوں سے بچائیں۔ جب بچہ کوئی اچھا کام کرے تو اس کی حَوصَلَہ اَفزائی کریں، اگر کوئی بُرا کام کرے تو اس کی حَوصَلَہ شِکَنی کریں اور مناسب اَنداز میں اس کی ڈانٹ ڈپٹ کریں تاکہ وہ آئندہ اس کام سے باز رہے مثلاً بچّے نے کسی کو مارا، گالی دی یا اسکول میں دوسرے بچے کی کوئی چیز چُرالی تو والدین کو چاہیے کہ وہ سختی سے اس کا نوٹس لیں تاکہ بچہ آئندہ کبھی بھی ایسی حَرکت نہ کرسکے۔ اگر ابھی بچے پر سختی نہ کی تو ہو سکتا ہے پھر یہ رَفتہ رَفتہ مزید چوریاں کرتا چلا جائے اور بِالآخر ایک دن معاشرے کا بدنام ڈاکو بن کر اُبھرے۔ بچپن ہی سے اپنی اولاد کی صحیح تربیت نہ کرنے کی ایک

عِبْرَتناک داستان سُنئے اور عِبْرَت کا سامان کیجیے:

اَوْلاد کی صحیح تَرْبِیَت نہ کرنے کی عِبْرَتناک داستان

ایک خَطرناک ڈاکو گرفتار کر لیا گیا، مُقَدَّمہ چلا، اُس پر ڈکیتیوں اور قتل و غارت گریوں کی مختلف وارداتیں ثابت ہو گئیں جن کے سبب اُسے پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ جب پھانسی کا وَقت قریب آیا تو اُس سے اُس کی آخری آرزو پوچھی گئی، اُس نے اپنی ماں سے مُلاقات کی خواہش ظاہر کی چُنانچِہ اُس کی ماں کو بُلایا گیا، جُوں ہی اُس نے اپنی ماں کو دیکھا، ایک دَم اُس پر حملہ کر دیا اور نوچا ناچی اور مارا ماری شروع کر دی، ڈیوٹی پر موجود عملے نے جوں توں زخمی ماں کو بے رَحم بیٹے کے چُنگل سے چھڑایا۔ جب اُس ڈاکو سے اِس سَفّاکانہ حَرَکت کا سبب پوچھا گیا تو بولا: مجھے پھانسی کے پھندے تک اِسی ماں نے پہنچایا ہے، دَرْاَصْل قِصّہ یوں ہے کہ میں نے بچپن کے لاشُعُوری کے دَور میں اسکول کے اندر ایک طالبِ علم کی پنسل چُرا لی اور گھر لا کر اپنی اِس ماں کو دِکھائی، اب چاہیے تو یہ تھا کہ وہ مجھے اِس غَلَط کام سے نَفْرَت دِلاتی مگر یہ صِرف مُسْکُرا کر چُپ ہو رہی، اُس وقت مجھ میں عقل ہی کتنی تھی! میں سمجھا کہ میں نے کوئی بہُت ہی اچّھا کارنامہ انجام دیا ہے، میرا حَوصلہ بڑھا اور میں مَزِید پنسلیں اور کاپیاں چُرانے لگا، جب بڑا ہوا تو چوری کی عادت کافی پکّی ہو چکی تھی اور دل خوب کُھل گیا تھا لہٰذا میں نے

ڈکیتیاں شُروع کر دیں، اِسی لوٹ مار کے دَوران مجھ سے بعض قتل کی وارداتیں بھی سرزد ہو گئیں اور میں بہت ”خطرناک ڈاکو“ بن گیا آخر پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہو کر آج اپنی اِس ماں کی غَلَط تَربِیَت کی بدولت چند ہی لمحوں کے بعد اپنے گلے میں پھانسی کا پھندا پہننے والا ہوں۔[1]

بچوں کی تَربِیَت کی اَہمیت

سُوال: شریعت کے مطابق بچوں کی تربیت کرنے کی اَہمیت بیان فرما دیجیے۔

جواب: شریعت کے مطابق بچوں کی تربیت کی اَہمیت بیان کرتے ہوئے حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: بچوں کی تربیت اَہَم اور تاکیدی اُمُور میں سے ہے، بچہ والدین کے پاس امانت ہے، اس کا پاک دل ایک ایسا جوہرِ نایاب ہے جو ہر نَقْش و صورت سے خالی ہے لٰہذا وہ ہر نَقْش کو قبول کرنے والا اور جس طرف اسے مائل کیا جائے اس کی طرف مائل ہو جانے والا ہے۔ اگر اسے اچھی باتوں کی عادت ڈالی جائے اور اس کی تعلیم و تربیت کی جائے تو اسی پر اس کی نَشْو و نَما ہوتی ہے، جس کے باعِث وہ دُنیا و آخرت میں سعادت مند ہو جاتا ہے

مدینہ

1 ...... اپنی اولاد کی شریعت وسنَّت کے مطابق تربیت کرنے کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 187 صَفحات پر مشتمل کتاب ”تَربِیَتِ اَوْلاد“ کا مُطالعہ کیجیے، اس کتاب میں بچے کی پیدائش سے لے کر اس کی شادی تک کے تمام اُمور مثلاً نام رکھنا، عقیقہ، خَتْنَہ، تحنیک اور مختلف آدابِ زندگی وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اور اس کے ثواب میں اس کے والدین، اَساتذہ اور تربیت کرنے والے سب شریک ہوتے ہیں۔ اگر اسے بُرائی کی عادت ڈالی جائے اور جانوروں کی طرح چھوڑ دیا جائے تو وہ بدبختی کا شکار ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا گناہ اس کے سَرپَرست کی گردن پر ہوتا ہے چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا (پ۲۸، التحریم: ٦)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ۔

جس طرح باپ بچے کو دُنیا کی آگ سے بچانے کی کوشش کرتا ہے اسی طرح اُسے چاہیے کہ اپنے بچے کو جہنَّم کی آگ سے بھی بچائے اور جہنَّم کی آگ سے بچانے کا طریقہ یہ ہے کہ بچے کی تربیت کرے، اُسے تہذیب سکھائے، اچھے اَخلاق کی تعلیم دے، بُرے دوستوں سے دُور رکھے، آسائشوں کی عادت نہ ڈالے، زیب و زینت اور عیش پسندی کی مَحبَّت اس کے دِل میں پیدا نہ ہونے دے کہ وہ اس کی طَلَب میں اپنی عمر ضائع کر دے گا۔ پھر جب بڑا ہو گا تو دائمی ہلاکت میں مُبتلا ہو جائے گا لہٰذا شروع سے ہی اس کی نگہداشت رکھے، کسی دِیندار عورت کی پَروَرِش میں دے جو صِرف حلال کھاتی ہو اور اسی سے دودھ پلوائے کیونکہ جو حرام کھاتی ہے اس کے دودھ میں بَرَکت نہیں ہوتی نیز جب بچے کی نشوونما حرام غذا سے ہو گی تو اس میں خباثتیں بھر جائیں گی اور ان ہی

خبائث کی طرف اس کی طبیعت مائل ہو گی۔ پھر جب اس میں تمیز اور سمجھداری کے آثار دیکھے تو اچھے طریقے سے اس کی نگرانی کرے اور تمیز اور سمجھداری کے بارے میں اس طرح پتا چلے گا کہ اَوَّلاً اس میں حیا کا ظُہور ہو گا کیونکہ جب وہ حیا کرتے ہوئے بعض کاموں کو چھوڑ دے گا تو یہ بات اس پر دلالت کرے گی کہ اس میں عقل کا نور چمک رہا ہے جس کی روشنی میں وہ بعض اَشیاء کو قبیح دیکھتا ہے اور بعض کو نہیں، یوں وہ بعض سے حیا کرتے ہوئے بچے گا اور بعض سے نہیں اور یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہدایت اور بِشارت ہے جو اَخلاق کے مُعتَدِل ہونے اور قَلْب کی صفائی پر دلالت کرتی ہے اور اس بات کی علامت ہے کہ بڑے ہو کر اسے کامل عقل نصیب ہو گی۔ جب بچے میں حیا پیدا ہو جائے تو اس کی طرف سے لاپروائی اِختیار نہیں کرنی چاہیے بلکہ اس کی حیا اور تمیز کے مطابق اسے اَدب سکھانا چاہیے[1]۔[2]

تَربِیَت کرنے والے کو کیسا ہونا چاہیے؟

سُوال: بچوں کی تربیت کرنے والے کو خود کیسا ہونا چاہیے؟

مدینہ

1 ...... احیاء العلوم، کتاب ریاضة النفس و تھذیب الاخلاق، بیان الطریق فی ریاضة الصبیان فی أول نشوھم... الخ، ۳/۸۸ دار صادر بیروت

2 ...... اولاد کی تَربِیَت کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مشتمل کتاب "تَربِیَتِ اولاد" کا مُطالَعَہ کیجیے۔

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

جواب: بچّوں کی تربیت کرنے والے کا خود شریعت کے مُطابِق تربیت یافتہ ہونا، فرض عُلُوم کی معلومات رکھنا، عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہنا اور وقتاً فوقتاً علمائے کِرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام سے رَہنمائی لیتے رہنا ضروری ہے کیونکہ جب خود اسے شریعت و سُنَّت کے بارے میں معلومات نہیں ہوں گی تو وہ بچوں کی شریعت و سُنَّت کے مطابق تَرْبِیَت کیسے کر سکے گا۔ بچوں کی تَرْبِیَت کرنے والے کو چاہیے کہ وہ گھر، دُکان، کارخانہ اور بازار ہر جگہ اپنا کردار ستھرا رکھے اور یہ عاشقانِ رسول کی صحبتوں اور پیرِ کامل کی برکتوں سے ہی آسان ہے۔ جب گھر باہر ہر جگہ کِردار دُرُست ہو گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے گھر میں مدنی ماحول بنتا چلا جائے گا۔ ہمارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے چالیس سال تک قوم کے سامنے اپنا کِردار پیش کیا۔ یہی وجہ ہے کہ کُفّارِ نَاہَنْجار آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے کِردار پر کوئی اُنگلی نہ اُٹھا سکے لہٰذا اپنا کِردار اور اَندازِ زندگی دُرُست رکھنا چاہیے۔

اَخلاق ہوں اچّھے مِرا کردار ہو ستھرا
محبوب کا صَدقہ تُو مجھے نیک بنا دے (وسائلِ بخشش)

بار بار ٹوکتے رہنے سے اِجتناب کیجیے

بعض لوگ گھر سے باہر تو اِنتہائی عاجزی اور مسکینی سے پیش آتے ہیں مگر گھر

میں مار دھاڑ کرتے رہتے ہیں جس سے گھر والوں اور بچوں پر بہت بُرا اَثر پڑتا ہے۔ گھریلو معاملات میں بات بات پر بچّوں کی امّی کو ان کے سامنے جھاڑنے، مارنے اور بار بار ٹوکتے رہنے سے بھی بچوں کے ذِہنوں پر بُرا اَثر پڑتا ہے اور یوں بچّے ہاتھ سے نکل جاتے ہیں کیونکہ بچّے فِطری طور پر ماں سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ جب باپ ان کے سامنے ان کی ماں کو بُرا بھلا کہے گا تو بچوں کے دِلوں میں آہِستہ آہستہ باپ کی قدر کم ہوتی چلی جائے گی بِالآخر باپ انہیں لاکھ سمجھائے مگر وہ اس کی بات کو اَہمیت نہیں دیں گے۔

جن بُرے کاموں سے بچوں کو روکنا چاہتے ہیں خود بھی ان کاموں سے اِجتناب کیجیے کیونکہ والدین کے اَچھے یا بُرے کاموں کے اَثرات بچوں پر بھی پڑتے ہیں مثلاً باپ اگر بچے کے سامنے سِگرٹ پیئے اور بچے کو اس سے منع کرے تو بچہ اپنے چھوٹے دِماغ سے سوچے گا کہ سِگرٹ پینے میں کوئی نہ کوئی خوبی ضرور ہے جس کو باپ حاصل کرنا چاہتا ہے اور مجھے محروم کر رہا ہے لہٰذا بچّہ چُھپ کر سِگرٹ پیئے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلامی تعلیمات کے مُطابِق اپنی اور اپنی اولاد کی تربیت کا جذبہ پانے، علمِ دِین سیکھنے اور سِکھانے کے لیے تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے،

فرض عُلُوم کے حُصُول، اپنی تمام شرعی ذِمَّہ داریوں پر عمل کے ساتھ ساتھ مدنی اِنعامات پر عمل میں ترقی کے معاملے میں سنجیدگی کے ساتھ مشغول، روزانہ فکرِ مدینہ، ہر ماہ مدنی قافلے میں سفر اور مدنی مذاکروں میں شرکت کو اپنا معمول بنا لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی تربیت کے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کی بھی تربیت کا سامان ہو گا۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروَردگار

سنّتوں کی تربیت کے قافِلے میں بار بار (وسائلِ بخشش)

چھوٹے مدنی مُنّوں کی تَربِیَت کا طریقہ

سُوال: چھوٹے مدنی مُنّوں کی تربیت کے حوالے سے کوئی حِکایت بیان فرما دیجیے۔

جواب: چھوٹے بچوں کی زندگی کے اِبتدائی سال بقیہ زندگی کے لیے بُنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بچے جو کچھ بچپن میں سیکھتے ہیں وہ زندگی بھر ان کے دل و دماغ میں رَاسِخ رہتا ہے لہٰذا بچوں کو شروع سے ہی اچھی عادات و اخلاق کا عادی بنایا جائے چنانچہ اس ضِمْن میں چھوٹے بچوں کی تربیت سے مالا مال ایک زبردست حِکایت مُلَاحَظہ کیجیے اور اپنے بچوں کی تربیت کا سامان کیجیے:

بچوں کی تَربِیَت سے مالا مال ایک زبردست حِکایت

حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن عبدُ اللہ تُستَری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: میں

تین سال کی عمر کا تھا کہ رات کے وَقت اُٹھ کر اپنے ماموں حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سَوَّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو نماز پڑھتے دیکھتا، ایک دن انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تو اُس رب کو یاد نہیں کرتا جس نے تجھے پیدا فرمایا؟ میں نے پوچھا: میں اسے کس طرح یاد کروں؟ فرمایا: ”جب رات سونے لگو تو زبان کو حرَکت دیئے بِغیر مَحض دل میں تین مرتبہ یہ کلِمات کہو: اَللّٰہُ مَعِیْ، اَللّٰہُ نَاظِرٌ اِلَیَّ، اَللّٰہُ شَاھِدِیْ یعنی اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے، اللہ تعالیٰ مجھے دیکھتا ہے، اللہ تعالیٰ میرا گواہ ہے۔“ میں نے چند راتیں یہ کلِمات پڑھے اور پھر ان کو بتایا۔ انہوں نے فرمایا: اب ہر رات سات مرتبہ پڑھو۔ میں نے ایسا ہی کیا اور پھر ان کو مُطَّلع کیا۔ فرمایا: ہر رات گیارہ مرتبہ یہی کلِمات پڑھو۔ میں نے اِسی طرح پڑھا تو میرے دِل میں اس کی لَذَّت محسوس ہوئی۔ جب ایک سال گزر گیا تو میرے ماموں جان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے فرمایا: ”میں نے جو کچھ تمہیں سِکھایا ہے اسے قَبْر میں جانے تک ہمیشہ پڑھتے رہنا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ تمہیں دُنیا و آخرت میں نَفْع دے گا۔“ میں نے کئی سال تک ایسا ہی کیا تو میں نے اپنے اندر اِس کا بے انتہا مزہ پایا۔ میں تنہائی میں یہ ذِکْر کرتا رہا۔ پھر ایک دن میرے ماموں جان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے فرمایا: اے سَہل! اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ ہو، اسے دیکھتا ہو اور اس کا گواہ ہو، کیا وہ اس کی نافرمانی کرتا ہے؟ ہرگز نہیں لہٰذا تم اپنے آپ کو گناہ سے

بچاؤ۔ پھر ماموں جان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان نے مجھے مَکْتَب میں بھیج دیا۔ میں نے سوچا کہیں میرے ذِکْر میں خَلَل نہ آجائے لہٰذا اُستاذ صاحِب سے یہ شَرْط مُقرَّر کر لی کہ میں ان کے پاس جا کر صِرف ایک گھنٹہ پڑھوں گا اور واپس آجاؤں گا۔ میں نے مَکْتَب میں چھ یا سات برس کی عمر میں قرآنِ پاک حِفظ کر لیا۔ میں روزانہ روزہ رکھتا تھا۔ بارہ سال کی عمر تک میں جَو کی روٹی کھاتا رہا۔ میں نے گزارے کا اِنتِظام یوں کیا کہ میں نے ایک دِرْہَم کے جَو شریف خرید لیے اور انہیں پیس کر روٹی پکا لی۔ ہر رات سَحَری کے وَقْت ایک اُوْقِیَہ (یعنی تقریباً70 گرام) جَو کی روٹی کھاتا، جس میں نہ نمک ہوتا اور نہ ہی سالن۔ یہ ایک دِرہم مجھے سال بھر کے لیے کافی ہوتا۔ پھر میں نے اِرادہ کیا کہ تین دن مُسَلْسَل فاقہ کروں گا اور اس کے بعد کھاؤں گا۔ پھر پانچ دن، پھر سات دن اور پھر پچیس دِنوں کا مُسَلْسَل فاقہ رکھا۔ (یعنی 25 دن کے بعد ایک بار کھانا کھاتا۔) بیس سال تک یہی طریقہ رہا پھر میں نے کئی سال تک سَیر و سیاحت کی، واپس تُسْتَر آیا تو جب تک اللہ تعالٰی نے چاہا شب بیداری اِختیار کی۔ حضرتِ سیِّدُنا امام احمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: میں نے مرتے دم تک حضرتِ سیِّدُنا سَہْل بن عبدُ اللہ تُسْتَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو کبھی نمک اِسْتِعْمَال کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔[1]

مدینہ

1 ...... احیاء العلوم، کتاب ریاضۃ النفس و تهذیب الأخلاق، بیان الطریق فی ریاضۃ الصبیان فی أول نشوهم...الخ، ۹۱/۳

بچوں کو دِینی تعلیم بھی ضَرور دِلوایئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ماموں جان کی شفقت اور تَربِیَت نے حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن عبدُ اللہ تُستَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا لہٰذا ہمیں بھی اپنے چھوٹے بچوں کو "ٹاٹا پاپا" سِکھانے کے بجائے اِبتدا ہی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لینا سکھانا چاہیے۔ اپنے مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّی سے کھیلتے ہوئے سِکھانے کی نیّت سے ان کے سامنے بار بار "اللہ اللہ" کرتے رہیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ بھی زَبان کھولتے ہی سب سے پہلا لفظ "اللہ" کہیں گے اس طرح سیکھنے اور سِکھانے والے دونوں کو اِس کی بَرَکتیں نصیب ہوں گی۔ مگر افسوس! آج کل بچہ جب کچھ سنبھلتا ہے تو گھر والوں کی طرف سے بچّے کو A,B,C اور One,Two,Three بولنا تو سکھایا جاتا ہے مگر قرآنِ پاک پڑھنا نہیں سکھایا جاتا، اگر سکھایا بھی جاتا ہے تو کسی دُرُست پڑھانے والے قاری کا اِنتخاب نہیں کیا جاتا۔ ضِمْناً اگر کوئی قاعدہ پڑھالیا تو فَبِہا ورنہ صرف دُنیوی تعلیم پر ہی تَوَجُّہ دی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں بَہُت سے پڑھے لکھے لوگ ایسے بھی ہیں جو قرآنِ پاک پڑھ لینے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر انہیں صحیح طریقے سے قرآنِ پاک پڑھنا نہیں آتا کیونکہ نہ اُنہیں حروف کی پہچان ہوتی ہے اور نہ ہی مخارج کا ٹھکانا! اَلفاظ کا تَلَفُّظ ہی دُرُست نہیں ہوتا۔ اگر بچپن

میں ان کی اِسلامی تعلیمات کے مُطابِق تعلیم وتَربِیَت کی جاتی، انہیں دُنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دِینی تعلیم سے بھی آراستہ کیا جاتا تو وہ آج اچھے طریقے سے قرآنِ پاک پڑھتے اور اپنے والدین کے لیے صدقۂ جاریہ کا سبب بنتے۔

یاد رکھیے! اگر کوئی بچپن میں کسی بھی وجہ سے دُرُست قرآنِ پاک پڑھنا نہ سیکھ سکا تو بالِغ ہونے کے بعد اس کے لیے اتنی تَجْوِید کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنا جس سے حروف ایک دوسرے سے مُمتاز ہو جائیں اور غلط پڑھنے سے بچا جائے یہ ضَروری ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے: اَئمہ دِین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِیْن واضح طور پر فرماتے ہیں کہ آدمی سے کوئی قرآنی حرف غَلَط ادا ہوتا ہو تو اس پر اسے سیکھنے اور دُرُست طریقے سے ادا کرنے کی کوشش کرنا واجِب ہے، اگر کوشش نہیں کرے گا تو اسے مجبور نہ سمجھا جائے گا اور اس کی نماز نہ ہو گی۔ بہت سے عُلمائے کِرام کَثَّرَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے غَلَط قرآن پڑھنے والے کے لیے صحیح قرآنِ پاک پڑھنے کی کوشش کرنے کے زمانے کی کوئی مُدَّت مُقرَّر نہیں کی بلکہ حکم دیا کہ عمر بھر دن رات ہمیشہ اس کے لیے کوشش کرتا رہے۔[1]

اَوْلاد کو فرمانبردار بنانے کا روحانی علاج

سُوال: نافرمان اَوْلاد کو فرمانبردار بنانے کا روحانی علاج اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: اَوْلاد کو فرمانبردار بنانے کے تین روحانی علاج پیشِ خدمت ہیں:

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ٦/٣١٩ ملخصاً رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیالاہور

(۱) ہر نماز کے بعد ذیل میں دی ہوئی دُعا اوّل و آخر دُرود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بال بچّے سُنّتوں کے پابند بنیں گے اور گھر میں مَدَنی ماحول قائم ہوگا۔(اَللّٰھُمَّ) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ (پ۱۹، الفرقان:۷۴) ترجَمۂ کنز الایمان: اے ہمارے ربّ ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا۔[1]

(۲) نافرمان بچّہ جب سویا ہو تو سِرہانے کھڑے ہو کر ذَیل میں دی ہوئی آیات صِرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھیں کہ اُس کی آنکھ نہ کھلے۔ اوّل و آخر ایک مرتبہ دُرُود شریف کے ساتھ 11 تا 41 دن تک پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ﴿۲۱﴾ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾ (پ۳۰، البُروج:۲۱-۲۲) ترجَمۂ کنزالایمان: بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے لوحِ محفوظ میں۔

(۳) نافرمان اَوْلاد کو فرماں بردار بنانے کے لئے تا حُصُولِ مُراد نمازِ فجر کے بعد آسمان کی طرف رُخ کر کے یَاشَهِیْدُ ۲۱ بار پڑھیں۔ (اوّل و آخر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک بھی پڑھیں۔)

مرے گھر والے سب پابندِ سنت
بنیں ایسا کرم ہو جانِ رحمت (وسائلِ بخشش)

مدینہ

[1] مسائل القرآن، ص۲۹۰ ملخصاً رومی پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

اولاد کو فرمانبردار بنانے کا ایک بہترین ذَریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی اولاد کو فرمانبردار بنانے کا ایک بہترین ذَریعہ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر کرنا بھی ہے۔ آپ کی تَرغیب و تحرِیص کے لیے مَدنی قافِلے کی ایک مَدنی بہار آپ کے پیشِ خدمت ہے چُنانچہ شاھدرہ (مرکز الاولیا لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں اپنے والِدین کا اِکلوتا بیٹا تھا، زیادہ لاڈ پیار نے مجھے حد دَرجہ ڈھیٹ اور ماں باپ کا سخت نافرمان بنا دیا تھا، رات گئے تک آوارہ گردی کرتا اور صبح دیر تک سویا رہتا۔ ماں باپ سمجھاتے تو اُن کو جھاڑ دیتا۔ وہ بے چارے بعض اوقات رو پڑتے۔ دُعائیں مانگتے مانگتے ماں کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ اُس عظیم لمحے پر لاکھوں سلام جس "لمحے" میں مجھے دعوتِ اسلامی والے ایک عاشقِ رسول سے مُلاقات کی سعادت ملی اور اُس نے مَحبَّت اور پیار سے اِنفرادی کوشِش کرتے ہوئے مجھ پاپی و بدکار کو مَدنی قافِلے میں سفر کے لیے تیّار کیا چُنانچِہ میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ تین دن کے مَدنی قافِلے کا مسافِر بن گیا۔ نہ جانے ان عاشِقانِ رسول نے تین دن کے اندر کیا گھول کر پِلا دیا کہ مجھ جیسے ڈِھیٹ انسان کا پتّھر نما دل جو ماں باپ کے آنسوؤں سے بھی نہ

پگھلتا تھا مُوم بن گیا، میرے دل میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہو گیا اور میں مَدَنی قافِلے سے نَمازی بن کر لوٹا۔ گھر آکر میں نے سلام کیا، والِد صاحِب کی دَست بوسی کی اور امّی جان کے قدم چومے۔ گھر والے حیران تھے! اس کو کیا ہو گیا ہے کہ کل تک جو کسی کی بات سننے کے لیے تیار نہیں تھا وہ آج اتنا بادب بن گیا ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا اور یہ بیان دیتے وقت مجھ سابِقہ بے نَمازی کو "صدائے مدینہ"[1] لگانے کی ذِمّہ داری ملی ہوئی ہے۔

گرچہ اَعمالِ بد، اور اَفعالِ بد
نے ہے رُسوا کیا، قافِلے میں چلو
کر سفر آؤ گے، تم سُدھر جاؤ گے
مانگو چل کر دُعا، قافِلے میں چلو

والدین پر اولاد کے حقوق

سُوال: والدین پر اولاد کے کیا کیا حُقُوق ہیں؟

جواب: جس طرح اولاد پر والدین کے حُقُوق ہوتے ہیں اسی طرح اولاد کے بھی والدین پر حُقُوق ہوتے ہیں۔ والدین پر اولاد کے جو حُقُوق اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت

---

1 ...... دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے جگانے کو "صدائے مدینہ" لگانا کہتے ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے بیان فرمائے ہیں ان میں سے چند حقوق پیشِ خدمت ہیں: ❁ زبان کھلتے ہی اللہ اللہ پھر پورا کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بھر پور کلمۂ طیبہ سکھائے۔ ❁ جب تمیز آئے اَدب سکھائے، کھانے، پینے، ہنسنے، بولنے، اُٹھنے، بیٹھنے، چلنے، پھرنے، حیا، لحاظ، بزرگوں کی تعظیم، ماں باپ، استاذ اور دُختر (یعنی بیٹی) کو شوہر کے بھی اِطاعت کے طُرق (یعنی طریقے) و آداب بتائے۔ ❁ قرآنِ مجید پڑھائے۔ ❁ استاذ نیک، صالح، متقی، صَحِیْحُ الْعَقِیْدَہ، سِنّ رَسِیْدَہ کے سپرد کر دے اور دُختر کو نیک پارسا عورت سے پڑھوائے۔ ❁ بعد ختمِ قرآن ہمیشہ تِلاوت کی تاکید رکھے۔ ❁ عقائدِ اسلام و سُنَّت سکھائے کہ لوح سادہ فطرتِ اسلامی و قبولِ حق پر مخلوق ہے (یعنی چھوٹے بچے دینِ فِطرت پر پیدا کیے گئے ہیں یہ حق کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں لہٰذا) اس وقت کا بتایا پتھر کی لکیر ہو گا۔ ❁ حضورِ اقدس، رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مَحبَّت و تعظیم ان کے دل میں ڈالے کہ اصلِ ایمان و عینِ ایمان ہے۔ ❁ حُضُور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آل و اَصحاب و اولیاء و علما کی محبت و عظمت تعلیم کرے کہ اصلِ سُنَّت و زیورِ ایمان بلکہ باعثِ بقائے ایمان ہے۔ ❁ سات برس کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید شروع کر دے۔ ❁ علمِ دِین خُصُوصاً وُضو، غسل، نماز و روزہ کے مَسائل توکل، قناعت، زُہد، اِخلاص، تواضُع، اَمانت، صِدق، عَدل، حَیا، سلامتِ

صُدُور و لِسان وغیرہا خوبیوں کے فضائل، حِرص و طمع، حُبِّ دُنیا، حُبِّ جاہ، رِیا، عُجْب، تکبُّر، خِیانت، کِذب، ظُلم، فحش، غِیبت، حَسد، کِینہ وغیرہا بُرائیوں کے رَذائل پڑھائے۔ ❁ خاص پِسر (یعنی بیٹے) کے حقوق سے یہ ہے کہ اسے لکھنا، پَیرنا (یعنی کسی فَن میں ماہِر ہونا)، سِپہ گری سکھائے۔ سورۂ مائِدہ کی تعلیم دے۔ اِعلان کے ساتھ اس کا خَتْنَہ کرے۔ ❁ خاص دُخْتر (یعنی بیٹی) کے حقوق سے یہ ہے کہ اس کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ نعمتِ اِلٰہیہ جانے، اسے سینا، پرونا، کاتنا، کھانا پکانا سکھائے اور سورۂ نور کی تعلیم دے[1]۔[2]

گرتے بالوں کا علاج

سُوال: داڑھی اور سر کے بال بَہت گرتے ہیں، برائے کرم اس کے لیے کوئی علاج اِرشاد فرمادیجیے۔

جواب: داڑھی یا سر کے بال جھڑتے ہوں یا گنج ہو تو آٹھ چمچ زیتون کے گرم کئے ہوئے تیل میں ایک چمچ اَصلی شہد اور ایک چمچ باریک پِسی ہوئی دار چینی مِلا لیں پھر جہاں کے بال جھڑتے ہوں وہاں خوب مَسلیں پھر اندازاً پانچ منٹ کے بعد دھو

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۵۴-۴۵۵ ملتقطاً
2. والدین پر اولاد کے حقوق کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 451 تا 457 پر مشتمل رسالے "مَشْعَلَۃُ الْاِرْشَادِ فِیْ حُقُوْقِ الْاَوْلَادِ اولاد کے حقوق کے بارے میں راہنمائی کی قندیل" کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

لیں یا نہا لیں۔ بچا ہوا تیل دوبارہ بھی اِستِعمال کر سکتے ہیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 12 دن میں فائدہ نظر آ جائے گا، مگر تا حُصُولِ شِفا یہ عمل جاری رکھیے۔[1] یہ تو بال گرنے کا طِبّی علاج تھا جبکہ مدنی علاج یہ ہے کہ بال جھڑ رہے ہوں یا دانت، کوئی بیماری ہو یا پریشانی انسان کو ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنا چاہیے کیونکہ شِکوہ و شکایت کرنے سے بیماریاں اور پریشانیاں دُور نہیں ہو جاتیں اَلبتہ ان پر ملنے والے اَجر و ثواب سے انسان محروم ہو جاتا ہے لٰہذا بِلاضرورت لوگوں کو اپنے دُکھ دَرد کی کہانیاں سنانے اور ان کی ہمدردیاں پانے کے بجائے انہیں پوشیدہ رکھ کر صبر کے ذَریعے اَجر کمانا چاہیے۔

مصیبت پر صبر کرنے اور اسے پوشیدہ رکھنے کے فضائل کے بھی کیا کہنے! چنانچہ بے چین دِلوں کے چین، رَحمتِ دارین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ چین ہے: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اُس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اُس کی مَغفِرت فرما دے۔[2] ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: مسلمان کو مرض، پریشانی،

---

1 ...... مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ عَلّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف "گھریلو علاج" کا مطالعہ کیجیے۔

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... مجمع الزوائد، کتاب الزھد، بَابٌ فِیمَنْ صَبَرَ عَلَی الْعَیْشِ الشَّدِیدِ وَلَمْ یَشْكُ إِلَی النَّاسِ، ۱۰/۴۵۰، حدیث: ۱۷۸۷۲ دار الفکر بیروت

رَنج، اَذِیَّت اور غم میں سے جو مصیبت پہنچتی ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس کے گناہوں کا کفّارہ بنا دیتا ہے۔[1] یہ ہر رَنج و غم اور مصیبت کا مدنی علاج ہے۔

ہر حال میں شُکْر ادا کرنا چاہیے

سُوال: کیا ہر بیماری اور پریشانی پر شُکْر بجالانا چاہیے؟

جواب: جی ہاں کوئی بھی بیماری ہو یا پریشانی انسان کو ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شُکْر ادا کرنا چاہیے کیونکہ کُفْر اور گناہوں کی بیماریوں کے سِوا کوئی بھی بیماری و پریشانی ایسی نہیں جس میں کوئی بھلائی موجود نہ ہو جیسا کہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: سختی اور مصیبت میں شُکْر ادا کرنا لازم ہے کیونکہ کُفْر و گناہ کے سِوا کوئی بھی ایسی مصیبت و بلا نہیں جس میں کوئی نہ کوئی بھلائی موجود نہ ہو، تم اس سے واقف نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری بھلائی کو خوب جانتا ہے۔ اگر دُنیا کے کسی کام میں مصیبت واقع ہو تو شُکْر ادا کرنا چاہیے کہ دِین کے کام میں کوئی مصیبت واقع نہیں ہوئی جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا سہل بن عبدُ اللہ تُسْتَرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی بارگاہ میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی کہ چور میرے گھر میں داخِل ہو کر تمام مال چُرا کر لے گیا ہے۔ انہوں نے

---

[1] بخاری، کتاب المرضی، باب ما جاء فی کفارۃ المرض، ۴/۳، حدیث: ۵۶۴۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت

فرمایا: یہ مقامِ شکر ہے کہ چور آیا اور مال چُرا کر لے گیا، اگر شیطان چور بن کر آتا اور مَعَاذَ الله تمہارا اِیمان چُرا کر لے جاتا تو پھر کیا کرتے؟

اسی طرح اگر کوئی شخص بیماری یا کسی مصیبت میں مبتلا ہے تو اُسے بھی شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس سے بڑی بیماری اور مصیبت میں مبتلا نہیں کیونکہ کوئی بھی بیماری اور مصیبت ایسی نہیں جس سے بدتر کوئی بیماری اور مصیبت نہ ہو۔ جو شخص ہزار لاٹھیاں کھانے کے لائق ہو تو اگر اُسے سو لاٹھیاں ماری جائیں تو یہ اس کے لیے شُکْر کا مقام ہے۔ منقول ہے کہ مَشائخ میں سے ایک بزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ کے سر پر کسی نے طَشْت بھر کر خاک ڈال دی۔ انہوں نے شکر ادا کیا اور فرمایا: میں آگ ڈالے جانے کا مُسْتَحَق تھا لیکن میرے سر پر فَقط خاک ڈالی گئی تو یہ کمالِ نعمت ہے۔[1]

تکلیف پر رضا کی انوکھی حِکایت

منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ الله عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو اَندھا، کوڑھی، اَپاہج اور مکمل فالج زدہ تھا اور جُزَام کی وجہ سے اس کا گوشت بھی بِکھرا ہوا تھا مگر وہ کہہ رہا تھا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلٰی بِهٖ کَثِیْرًا مِّنْ خَلْقِهٖ یعنی الله عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے جس نے

[1] ...... کیمیائے سعادت، رُکنِ چھارم، منجیات، ۲/ ۸۰۵ اِنتشاراتِ گنجینه تھران

مجھے اس بیماری سے محفوظ رکھا جس میں اس نے اپنی بہت ساری مخلوق کو مبتلا کیا ہے۔" یہ کلمات سُن کر حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے فرمایا: اے بندۂ خدا! کونسی مصیبت ہے جس سے تو محفوظ ہے؟ عرض کی: "اے روحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام! میں اُس شخص سے بہتر ہوں جس کے دِل میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی وہ مَعْرِفَت نہیں ڈالی جو میرے دِل میں ڈالی ہے۔" آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو، اپنا ہاتھ بڑھاؤ۔ پھر جیسے ہی آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُس کا ہاتھ پکڑا تو اُس کا چہرہ اِنتہائی خوبصورت اور باقی جسم دُرُست ہو گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی تمام بیماریاں دُور فرما دیں۔ پھر اس نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی صُحبت اِختیار کی اور آپ کے ساتھ ہی عبادت میں مَصْروف ہو گیا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہمارے بُزرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیْن ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہتے اور اس کا شکر بجالاتے لہٰذا ہمیں بھی ہر حال میں صبر و شکر کا مُظَاہَرہ کرنا چاہیے۔ یاد رکھیے! دُنیوی اَمراض اور تکالیف اگرچہ وقتی طور پر پریشانی کا سبب بنتی ہیں مگر بسا اوقات یہ مومِن کے حق میں رَحمت بھی ہوا کرتی ہیں کہ ان پر صبر کر کے اَجر کمانے اور بے حساب جنَّت میں جانے کا موقع ملتا ہے جبکہ گناہوں کی بیماریاں اِنتہائی تباہ کُن ہیں کہ یہ

مدینہ

1 ...... احیاء العلوم، کتاب المحبة والشوق والأنس والرضا، بیان حقیقة الرضا...الخ، ۵/۷۰

مَعَاذَ اللہ ایمان بَرباد ہونے اور جہنم میں جانے کا سبب بن سکتی ہیں۔

عارضی آفتِ دُنیا سے تو ڈرتا ہے دل
ہائے بے خوف عذابوں سے ہوا جاتا ہے
یہ تِرا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر
یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مٹا جاتا ہے
اَصل بَرباد کُن اَمراض گناہوں کے ہیں
بھائی کیوں اس کو فراموش کیا جاتا ہے (وسائلِ بخشش)

ساری اُمَّت کے لیے دُعائے مغفِرت

سُوال: ساری اُمَّت کے لیے "دُعائے مَغْفِرت" کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی اُمَّت سے بڑا پیار ہے، ہمیشہ اس گنہگار اُمَّت کو یاد رکھا اور اس کی بخشش و مَغْفِرت کے لیے راتوں کو روتے رہے۔ دُنیائے آب و گل میں جلوہ اَفروز ہوتے ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سجدہ فرمایا اور ہونٹوں پر یہ دُعا جاری تھی: "رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ یعنی پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میری اُمَّت میرے حوالے فرما۔" [1] سفرِ مِعْراج پر رَوانگی کے وَقت بھی اُمَّت کے عاصیوں کو یاد فرما کر آبدِیدہ ہو گئے۔ دِیدارِ

---

[1] فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۷۱۲

جمالِ خُداوندی اور خُصُوصی نوازشات کے وقت بھی گنہگارانِ اُمّت کو یاد فرمایا۔ "قبرِ انور میں بھی "رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یعنی اے میرے پروردگار! میری اُمَّت میری اُمَّت۔" فرمارہے تھے۔"[1] قبر میں تا حشر "یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ یعنی اے پروَردگار! میری اُمَّت میری اُمَّت۔" پکارتے رہیں گے۔[2] قیامت کے دن بھی لَبہائے مُبارَکہ پر "یَارَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ اے رَبّ! میری اُمَّت میری اُمَّت" ہو گا۔[3] اور اب بھی اپنی اُمَّت کے اَعمال مُلاحظہ فرماکر نیکیوں پر حمدِ الٰہی بجالاتے اور بدیوں پر اِسْتِغْفار فرماتے ہیں۔[4]

(**شیخِ طریقت**، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:) سرکارِ اَبد قرار، ہم غریبوں کے غمگسار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کہیں بھی اپنی اُمَّت کو فراموش نہ فرمایا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ آرزو ہے کہ میری اُمَّت کی بخشش و مَغْفِرَت ہو جائے، اس لیے میں بھی یہ دُعا کرتا ہوں کہ "یااللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری، ہمارے ماں باپ کی اور سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ساری اُمَّت کی مَغْفِرَت فرما۔" یہاں یہ مسئلہ بھی ذہن نشین کر لیجیے کہ ساری اُمَّت کی مغفرت کی دُعا تو

---

1 ...... مدارج النبوۃ، ۲/ ۴۴۲ ملخصاً مرکزِ اہلسنّت برکاتِ رضا ہند
2 ...... کنز العمّال، کتاب القیامۃ، الجزء: ۱۴، ۷/ ۱۷۸، حدیث: ۳۹۱۰۸ ملخصاً دار الکتب العلمیۃ بیروت
3 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب أدنی أھل الجنّۃ منزلۃ فیھا، ص ۱۰۴، حدیث: ۴۷۹ ماخوذاً دار الکتاب العربی بیروت
4 ...... جامع صغیر، حرف الحاء، ص ۲۲۹، حدیث: ۳۷۷۱ ماخوذاً دار الکتب العلمیۃ بیروت

کر سکتے ہیں اَلبتہ ساری اُمَّت کی بے حساب مَغْفِرَت کی دُعا نہیں مانگ سکتے۔

لائقِ نار ہیں مِرے اَعمال
اِلتجا یاخُدا کرم کی ہے
اپنی اُمَّت کی مَغْفِرَت ہو جائے
آرزو شافِعِ اُمَم کی ہے (وسائلِ بخشش)

فوت شُدہ کو مُرید کروانا کیسا؟

سُوال: کیا فوت شُدہ کو مُرید کروایا جاسکتا ہے؟

جواب: جو فوت ہو جائے اُسے مُرید نہیں کرواسکتے کیونکہ مُرید ہونے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ پیرِ کامل کی رہنمائی اور باطنی تَوَجُّہ کی بَرَکت سے مُرید اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہوئے ان کی فرمانبرداری والے کاموں کے مُطابِق زندگی گزار کر اپنی قبر و آخرت کو بہتر بناسکے جبکہ مَرنے والا اپنی زندگی گزار چکا ہے۔

والدین کی اِجازت کے بغیر مدنی قافلوں میں جانا کیسا؟

سُوال: اگر والدین سُنَّتوں کی تربیَّت کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے سے روکتے ہوں تو کیا ان کی اِجازت کے بغیر مَدَنی قافلوں میں سفر کر سکتے ہیں؟ نیز مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کے لیے والدین کو کیسے راضی کیا جائے؟

جواب:مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنا علمِ دِین سیکھنے سکھانے اور اپنی قبر و آخرت کو بہتر بنانے کا ایک بہترین ذَریعہ ہے مگر اس کے لیے والِدَین کو ناراض کرنے اور ان کی نافرمانی کرنے کی اِجازت نہیں۔اگر والِدَین کو آپ کی خدمت کی حاجت ہے اس لیے وہ مدنی قافلے میں سفر نہیں کرنے دیتے تو آپ ہرگز مدنی قافلے میں سفر نہ کریں اور نہ ہی ان سے اِجازت طَلَب کریں بلکہ اپنے والدین کی خدمت بجالائیں۔اگر والدین کو آپ کی خدمت کی حاجت نہیں ہے ویسے ہی شفقت کی بنا پر مدنی قافلوں میں سفر کرنے سے روکتے ہیں تو ایسی صورت میں حکمتِ عملی اور نرمی سے ان پر اِنفرادی کوشش کیجیے اور انہیں مدنی قافِلوں کی بَرَکتیں بتائیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ مان جائیں گے۔ جب ان کی طرف سے بخوشی اِجازت مل جائے تو بغیر حِیل و حُجَّت کیے فوراً مدنی قافلے کے مسافر بن جائیے کیونکہ حِیل و حُجَّت کرنے مثلاً ''اجازت مل جانے کے بعد بار بار ''اجازت ہے، اجازت ہے'' کی رَٹ لگانے سے ہو سکتا ہے کہ ان کا دِل پھر شفقت سے بھر آئے اور وہ آپ کو منع کر دیں۔ نبیوں کے سلطان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حِکْمت نِشان ہے:اَلْحِکْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ یعنی حکمت مؤمن کا گم شدہ خزانہ ہے۔[1]

مـــــــــــــــدینه

1 ...... جامع صغیر، حرف الکاف، فصل فی المحلی بأل من هذا الحرف، ص۲۰۴، حدیث: ۶۶۲۴

والدین کی اِجازت کے بغیر نفلی حج کیلئے نہیں جاسکتے

یاد رکھیے! جس طرح والدین کی اجازت کے بغیر مدنی قافلے میں سفر نہیں کر سکتے یوں ہی نفلی حج کے لیے بھی نہیں جاسکتے۔اِس ضِمن میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مجدِّدِ دین وملَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کے نفلی حج پر جانے اور اپنی والدۂ ماجدہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا سے حکمتِ عملی سے اِجازت پانے کا واقعہ مُلاحظہ کیجیے چنانچہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: پہلی بار (حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا) کی حاضری والدین ماجدین رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے ساتھ تھی۔اس وقت میری عمر کا تئیسواں سال تھا۔واپسی میں تین دن طوفان شدید رہا تھا۔ لوگوں نے کفن پہن لیے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف رُجوع کیا اور سرکارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مدد مانگی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ مخالف ہَوا جو تین دن سے بَشِدَّت چل رہی تھی دو گھڑی میں بالکل مَوقُوف ہوگئی اور جہاز نے نَجات پائی۔ ماں کی محبت! وہ تین دن کی سخت تکلیف یاد تھی، مکان میں قدم رکھتے ہی پہلا لفظ (والدۂ ماجدہ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے) جو مجھ سے فرمایا وہ یہ تھا ”حجّ فرض اللہ تعالیٰ نے ادا فرما دیا، اب میری زندگی بھر دوبارہ اِرادہ نہ کرنا۔“ اُن کا یہ فرمانا مجھے یاد تھا اور ماں باپ کی ممانعت کے ساتھ حجِّ نفل جائز نہیں، یوں خُود ادا کرنے سے مجبور تھا۔ یہاں سے ننّھے میاں

(چھوٹے بھائی حضرت مولانا محمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان) اور حامد رضا خان (یعنی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے بڑے شہزادے) مَعَہ مُتَعَلِّقِین بارادۂ حج روانہ ہوئے۔ لکھنو تک ان لوگوں کو میں پہنچا کر واپس آ گیا لیکن طبیعت میں ایک قسم کا اِنْتِشار رہا۔ ایک ہفتہ طبیعت سخت پریشان رہی، ایک روز عصر کے وقت زیادہ اِضْطِراب ہوا اور دِل وہاں کی حاضری کے لیے بے چین ہوا۔ بعدِ مغرب مولوی نذیر احمد صاحب کو اسٹیشن بھیج کر بمبئی تک سیکنڈ کلاس کا کمرہ مخصوص (Reserve) کروا لیا تاکہ اس میں نمازوں کا آرام رہے، عشا کی نماز سے اوّل وقت میں فارغ ہو لیا۔ چار پہیوں والی مخصوص گاڑی بھی آ گئی۔ اب صرف والدۂ ماجدہ سے اجازت لینا باقی ہے جو نہایت اَہم مسئلہ تھا اور گویا اس کا یقین تھا کہ وہ اِجازت نہ دیں گی، کس طرح عرض کروں اور بغیر اجازتِ والدہ حجِ نفل کو جانا حرام ہے۔ آخر کار اندر مکان میں گیا۔ دیکھا تو والدۂ ماجدہ چادر اوڑھے آرام فرما رہی ہیں، میں نے آنکھیں بند کر کے قدموں پر سر رکھ دیا وہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھیں اور فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی: حضور! مجھے حج کی اِجازت دے دیجئے۔ پہلا لفظ جو فرمایا وہ یہ تھا: ''خُدا حافِظ'' میں اُلٹے پاؤں باہر آیا اور فوراً سُوار ہو کر اسٹیشن پہنچا۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ

---

(1) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۸۱-۱۸۳ ملخصًا مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے کیسے حکمتِ عملی سے اپنی والدۂ ماجدہ سے اِجازت لی اور جیسے ہی اِجازت ملی فوراً اُلٹے پاؤں پلٹے اور سفرِ حج پر روانہ ہو گئے یوں ہی اگر آپ بھی حکمتِ عملی اور نرمی سے اپنے والدین پر اِنْفِرادی کوشش کرتے ہوئے ان سے مدنی قافلے میں سفر کرنے کی اِجازت لیں گے تو وہ آپ کو منع نہیں کریں گے۔

دعوتِ اسلامی کے مَعْرضِ وجود میں آنے کا مقصد

سُوال: دعوتِ اسلامی کیوں مَعْرضِ وجود میں آئی؟ نیز اس کا مقصد کیا ہے؟

جواب: تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی مسلمانوں کی گرتی ہوئی حالت کو سنبھالنے اور اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اُمتِ محبوب کا رِشتہ مضبوط کرنے کے لیے مَعْرضِ وجود میں آئی ہے۔ دعوتِ اسلامی یہی چاہتی ہے کہ مَساجِد آباد ہوں، مسلمانوں کی ظاہری اور باطنی اِصلاح ہو اور مسلمان فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ حضور جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک اَداؤں کو اپنانے والے بن جائیں، اَلْغَرض دعوتِ اسلامی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت و فرمانبرداری کا جذبہ مسلمانوں میں اُجاگر کرنے کے لیے مَعْرضِ وُجود میں آئی ہے۔

دعوتِ اسلامی کا مدنی مقصد ”اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنا ہے۔“ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے مدنی اِنعامات پر عمل اور

ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ کاش! تمام عاشقانِ رسول بیکار کاموں میں اپنا وقت گنوانے کے بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثوابِ آخرت کمانے کی نیت سے دعوتِ اسلامی کے اس مدنی مقصد میں شامل ہو کر مدنی کاموں کی دھوم مچانے والے بن جائیں۔

دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم
سارے جہاں میں مچ جائے دھوم
اِس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ
یااللہ مری جھولی بھر دے (وسائلِ بخشش)

غمگین کی مدد پر 73 نیکیاں:

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو کسی غمگین کی مدد کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے 73 نیکیاں لکھتا ہے، ان میں سے ایک نیکی سے اس کی دُنیا و آخرت کی اِصلاح ہوتی ہے اور باقی سے اس کے دَرَجات بلند ہوتے ہیں۔ (شعب الایمان، کتاب الادب، باب فی التعاون علی البر والتقوی، ۶/ ۱۲۰، حدیث: ۷۶۷۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنتوں کی تربیت کے لئے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”**فکرِ مدینہ**“ کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مدنی انعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**مدنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net